Darul ifta Darul uloom

اللہ جل شانہ کا کلام

18 February 2015 at 16:41

To: Darululoom Karachi

اہل اسنت والجماعت کی کیا عقیدہ ھے کہ
اللہ جل شانہ کا کلام صوت اور حرف سے منزہ ہے یا نہیں ؟
کیا اللہ کے کلام کی جانب صوت کی نسبت کے جا سکتی ھے ؟

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اہل سنّت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو صفت کلام حاصل ہے، البتہ اس کلام کی حقیقت اور کیفیت میں علماء کرام کا اختلاف ہے، حضرات متکلمین اور اولیاء عارفین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حروف اور اصوات سے مرکب نہیں، اللہ تعالیٰ کا کلام ان کی ایک صفت ہے جو ان کی ذات کے ساتھ قائم ہے یعنی کلام نفسی ہے، اس میں نہ حرف ہے اور نہ آواز ہے، جبکہ حضرات حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف بھی ہیں اور صوت بھی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے کلام کے حروف اور الفاظ اور اس کی صوت و آواز ہمارے الفاظ اور صوت کی طرح نہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے منزہ ہے اس طرح اللہ کا کلام بھی ہر قسم کے عیوب و نقائص سے منزہ ہے۔ (ماخذہٗ عقائد الاسلام: ۶۰ بتصرفٍ)

واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مسئلہ ہے اس لئے ہم جیسوں کو اس میں بحث کرنے کی گنجائش نہیں، ہمیں وہ کام کرنا چاہیے جو ہم پر لازم ہے اور وہ مسائل پوچھنا چاہیے جس پر کسی عمل کا مدار ہو یا آخرت میں نجات اس پر موقوف ہو، غیر لازم چیز میں پڑنا اور وہ بھی اس قسم کے مسائل میں ! اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے ۔(ماخذہ التبویب ۱۳۷۸/ ۱۹ بتصرفٍ)

احیاء علوم الدین(147/1)

الاصل السادس"انه سبحانه تعالیٰ متكلم بكلام وهو وصف قائم بذاته ليس بصوت ولاحرف، بل لايشبه كلامه كلام غيره كمالا يشبه وجوده وجود غيره----الخ

النبراس علی شرح عقائد(216)

وهو ای الله تعالى متكلم بكلام هو صفة له-----------ليس من جنس الحروف الاصوات ضرورة انها اعراض حادثه

فتح الباري – ابن حجر – (13 / 460)

واختلف أهل الكلام في أن كلام الله هل هو بحرف وصوت أو لا فقالت المعتزلة لا يكون الكلام الا بحرف وصوت والكلام المنسوب إلى الله قائم بالشجرة وقالت الأشاعرة كلام الله ليس بحرف ولا صوت واثبتت الكلام النفسي وحقيقته معنى قائم بالنفس وان اختلفت عنه العبارة كالعربية والعجمية واختلافها لا يدل على اختلاف المعبر عنه والكلام النفسي هو ذلك المعبر عنه واثبتت الحنابلة ان الله متكلم بحرف وصوت اما الحروف فللتصريح بها في ظاهر القرآن واما الصوت فمن منع قال ان الصوت هو الهواء المنقطع المسموع

جاری ہے---

من الحنجرة وأجاب من أثبته بأن الصــوت الموصــوف بذلك هو المعهود من الآدميين كالسمع والبصر وصفات الرب بخلاف ذلك فلا يلزم المحذور المذكور مع اعتقاد التنزيه وعدم التشبيه

عمدة القاري شرح صحيح البخاري - (3 / 67)

قوله فيناديهم بصــوت قال القاضــي المعنى يجعل ملكا ينادي أو يخلق صــوتا ليسمعه الناس وأما كلام الله تعالى فليس بحرف ولا صوت.... **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب**

علی الرحمن

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/جمادی الثانیہ/۱۴۳۶ھ

۳۱/مارچ/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

۱۴۳۶/۶/۱۱ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۱ جمادی الثانیہ ۱۴۳۶ھ

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۵۰/۱۷۰۴

۱۴۳۶/۶/۱۱ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۱/جمادی الثانیہ/۱۴۳۶ھ

نائب مفتی